ملازم کے لیٹ آنے پر جرمانہ لینا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Pin 6586 تاریخ 07-10-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید ایک شخص کے پاس پانچ گھنٹے کا ملازم ہے اور وہ اس وقت میں مالک (جس کا ملازم ہے، اس) کے کہنے کے مطابق بچوں کو آن لائن قرآن پاک پڑھاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زید وقتِ اجارہ میں سو جاتا ہے یا اجارہ ٹائم شروع ہو جانے کے بعد تاخیر سے آتا ہے، تو اس وجہ سے مالک زید سے جرمانہ وصول کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ مالک کا اس طرح زید سے جرمانہ وصول کرنا کیسا؟

نوٹ: اجارہ ٹائم میں سونے یا لیٹ آنے کی وجہ سے جتنی کٹوتی بنتی ہے، اس سے ہٹ کر کچھ رقم بطورِ جرمانہ زید سے وصول کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں دو چیزوں کا ذکر ہے۔(1) زید کا دورانِ اجارہ سو جانا یا وقتِ اجارہ شروع ہو جانے کے بعد لیٹ آنا (2) ان وجوہات کی بنیاد پر مستاجِر (زید جس کا ملازم ہے، اس) کا زید سے جرمانہ وصول کرنا۔ دونوں صورتوں کا حکم بالترتیب درج ذیل ہے:

(1) زید کا مستاجِر کی اجازت کے بغیر دورانِ اجارہ سو جانا یا وقتِ اجارہ شروع ہو جانے کے بعد عُرف سے ہٹ کر قصداً لیٹ آنا، ناجائز اور گناہ ہے۔ کیونکہ زید اجیر خاص یعنی خاص وقت میں خاص شخص کا ملازم ہے اور ایسے ملازم پر شرعاً لازم ہوتا ہے کہ وہ مستاجِر کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے مطابق وقتِ اجارہ میں اچھے طریقے سے کام سرانجام دے اور اس دوران مستاجِر کی اجازت کے بغیر، خدمتِ مُفَوَّضہ یعنی سپرد کیے گئے کام کے سِوا، عُرف سے ہٹ کر کوئی بھی کام نہ کرے، یہاں تک کہ کام نہ بھی ہو، تب بھی اس پر تسلیم نفس یعنی کام پہ حاضر رہنا ضروری ہے، تاکہ کام آنے کی صورت میں فوراً اسے بجا لانا، ممکن ہو اور اگر کوئی ملازم اس معاہدے کی خلاف ورزی کرتا ہے، مثلاً عُرف سے ہٹ کر مقررہ ٹائم سے لیٹ آتا ہے یا جلدی چلا جاتا ہے یا دورانِ ڈیوٹی اپنا ذاتی یا کسی دوسرے کا کام کرتا ہے یا سو جاتا ہے وغیرہ، تو وہ گنہگار ہے اور شرعاً اتنے وقت کی تنخواہ لینا بھی حرام ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید پر لازم ہے کہ وہ حکمِ شرعی پر عمل کرتے ہوئے مستاجِر کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے

مطابق عمل کرے اور جان بوجھ کر اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے، ورنہ گنہگار اور عذابِ نار کا حق دار ہو گا۔

مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ آپس میں کیے گئے معاہدے کو پورا کریں۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ **(پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 1)**

اس آیت کے تحت تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے: ”(اس آیت میں) خطاب مومنین کو ہے۔ انہیں عقود کے وفا (پورا) کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان عقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں، جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لیے گئے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مومنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں۔“

(تفسیرِ خزائن العرفان، تحت ھذہ الاٰیہ)

اجیر خاص کی تعریف کے بارے میں تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”الاجیر الخاص ویسمی ”اجیر وحد“ وھو من یعمل لواحد عملا مؤقتا بالتخصیص ویستحق الاجر بتسلیم نفسہ فی المدۃ وان لم یعمل کمن استؤجر شھرا للخدمۃ او شھرا الرعی الغنم المسمی باجر مسمی“ ترجمہ: اجیر خاص کا دوسرا نام اجیر وحد بھی ہے اور اس سے مراد وہ شخص ہے، جو مقررہ وقت میں خاص طور پر کسی ایک کا کام کرے اور ایسا شخص مدتِ اجارہ میں تسلیمِ نفس کے ساتھ اجرت کا حق دار ہو گا، اگرچہ (مستاجِر کی طرف سے کام نہ ملنے کی صورت میں) کام نہ کرے۔ جیسے کسی کو ایک ماہ تک خدمت یا معین بکریاں چَرانے کے لیے معین اجرت کے بدلے میں اجیر رکھا جائے (تو وہ اجیر خاص ہے)۔

(تنویر الابصار مع در مختار، ج 6، ص 69، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اجیر خاص کا وقتِ اجارہ میں خدمتِ مفوضہ کے علاوہ کوئی اور کام کرنا، جائز نہیں۔ چنانچہ در مختار میں ہے: ”ولیس للخاص ان یعمل لغیرہ ولو عمل نقص من اجرتہ بقدر ما عمل“ ترجمہ: اجیر خاص کا وقتِ اجارہ میں مستاجِر کے علاوہ کسی دوسرے کا کام کرنا، جائز نہیں اور اگر کر لیا، تو جتنی دیر اس کا کام کیا اس کے مطابق اس کی تنخواہ میں سے کمی کی جائے گی۔

(در مختار مع رد المحتار، ج 6، ص 70، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اوراعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”مدرسین و امثالہم اجیر خاص ہیں اور اجیر خاص پر وقتِ مقررہ معہود میں تسلیمِ نفس لازم ہے اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے، اگرچہ کام نہ ہو۔ مثلا: مدرّس وقتِ معہود پر مہینہ بھر برابر حاضر رہا اور طالبِ علم کوئی نہ تھا کہ سبق پڑھتا، مدرس کی تنخواہ واجب ہو گئی۔ ہاں! اگر تسلیمِ نفس میں کمی کرے مثلا بلا رخصت چلا گیا یا رخصت سے زیادہ دن لگائے یا مدرسہ کا وقت چھ گھنٹے تھا، اس نے پانچ گھنٹے دئے یا حاضر تو آیا، لیکن وقتِ مقرر خدمتِ مفوضہ کے سوا اور کسی اپنے ذاتی کام، اگرچہ نماز نفل یا دوسرے شخص کے کاموں میں صرف کیا کہ اس سے بھی تسلیم منتقض ہو گئی۔ یونہی

اگر آتا اور خالی باتیں کرتا چلا جاتا ہے، طلبہ حاضر ہیں اور پڑھاتا نہیں کہ اگرچہ اجرت کام کی نہیں، تسلیم نفس کی ہے، مگر یہ منع نفس ہے، نہ کہ تسلیم۔ بہر حال جس قدر تسلیم نفس میں کمی کی ہے، اتنی تنخواہ وضع ہوگی۔"

(فتاوی رضویہ، ج 19، ص 506، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: "(اجارے میں) جو جائز پابندیاں مشروط تھیں، ان کا خلاف حرام ہے اور بکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا بھی حرام ہے اور ناقص کام کرکے پوری تنخواہ لینا بھی حرام۔"

(فتاوی رضویہ، ج 19، ص 521، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

(2) اوپر معلوم ہو چکا کہ زید کا دورانِ اجارہ سو جانا یا عرف سے ہٹ کر قصداً لیٹ آنا، ناجائز اور گناہ ہے، لیکن یاد رہے کہ ان معاملات کی وجہ سے مستاجِر کا زید سے جرمانہ وصول کرنا، جائز نہیں ہے، کیونکہ مالی جرمانہ منسوخ ہو چکا ہے اور منسوخ پر عمل حرام ہے۔ البتہ دورانِ اجارہ زید جتنی دیر سو جاتا ہے یا عُرف سے ہٹ کر جتنا لیٹ آتا ہے، مستاجِر اتنے وقت کی زید کی تنخواہ سے کٹوتی کر سکتا ہے۔

اسلام میں مالی جرمانہ جائز نہیں۔ چنانچہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: "التعزیر بالمال کان فی ابتداء الاسلام، ثم نسخ" ترجمہ: مالی جرمانہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا۔

(بحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج 5، ص 68، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل جائز نہیں۔ در مختار میں ہے: "لا باخذ مال فی المذھب" ترجمہ: مالی جرمانہ مذہب کی رو سے جائز نہیں ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج 5، ص 111، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاھور)

نوٹ: ملازمت سے متعلق مزید اہم مسائل جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ بنام "حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول" کا مطالعہ فرمائیں۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

19 صفر المظفر 1442ھ / 07 اکتوبر 2020ء

المفتی دار الافتاء اھلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے